Biannual Research Journal
AL-IDAH
Published by
SHAYKH ZAYED ISLAMIC CENTRE
UNIVERSITY OF PESHAWAR
PESHAWAR PAKISTAN
ISSN (Print) : 2075-0307
ISSN (Online) : 2664-3375
OPEN ACCESS
ششماہی تحقیقی مجلہ
الإيضاح
شیخ زاید مرکز اسلامی جامعہ پشاور
www.al-idah.szic.pk
JUL- DEC 2020
VOL:38 ISSUE:2

کلام عبدالرحمن بابا میں تصور عقیدۂ توحید

The Concept of Aqeeda Tawheed in the Poetry of Abdur Rahman Baba

Author(s): 1. **Nasrullah Khan**

Assistant professor, Department of Pashto, Islamia College Peshawar
Email: nkbmajnoon@gmail.com

2. **M.S. Abaseen Yousafzai**

Chairman Department of Pashto, Islamia College Peshawar
Email: abaseeny@gmail.com

Issue: *http://al-idah.szic.pk/index.php/al-idah/index*
URL: *http://al-idah.szic.pk/index.php/al-idah/article/view/693*
Citation: *Nasrullah Khan and M.S. Abaseen Yousafzai 2020. The Concept of Aqeeda Tawheed in the Poetry of Abdur Rahman Baba. Al-Idah . 38, - 2 (Dec. 2020), 112 - 124.*
Publisher: *Shaykh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar, Al-Idah – Vol: 38 Issue: 2 / Julv– Dec 2020/ P.112-124*

Article DOI:
https://doi.org/10.37556/al-idah.038.02.693

Received on: 15-08-2020
Accepted on: 05-11-2020
Published on: 25 Dec 2020

Abstract

Tauheed is a vital belief of Muslims and Muslims need to have a clear perception or understanding of Tauheed. An ordinary Muslim does not have sound understanding of Islam as he hardly avails any guided religious learning. Earlier on various reformers had risen from time to time to dispel confusion and false belief through their speeches, writings and publishing. Thus they preserved the beliefs of Islam in purity. One such custodian has been Abdur Rahman Baba, the Pashtoon Sufi Poet aka Rahman Baba. Rahman Baba was the poet of humane values as his poetry is based on Islamic teachings which encompass the most comprehensive humane values. He was a reformer and we need to revive his visionary message to revitalize the Ummah. He upholds Tauheed like none else in Pashto poetry.

***Keywords**:*

Belief (عقیدہ), Religion (مذہب), Faith (ایمان), Reformer (مصلح), Custodian (نگران), Pashtoon Sofi Poet (پشتون صوفی شاعر), Rahman

BY

Baba (عبدالرحمان بابا), Din of Humane (دین انسانیت), Era (زمانہ), Vision (بصیرت), Enthusiasm (جوش وجذبہ)

ادب بنی نوع انسان کے جذبات، تصورات، خیالات اور احساسات کو دلکش انداز میں پیش کرنے سے عبارت ہے۔یہی وجہ ہے کہ ادب کو انسانی زندگی کی لیے ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ادب کی اَنواع میں سے شاعری ایک فطری عطیہ ہے جو اللہ جل شانہ کی طرف سے اپنے خاص لوگوں کو عطا ہوتی ہے،ان خاص لوگوں میں پشتوزبان وادب کے سب سے مقبول و مشہور صوفی شاعر عبدالرحمان مومند(جو بہ زبان عام رحمان بابا کے نام سے مشہور ہیں) بھی شامل ہیں۔

رحمان بابا کے اَحوال کے بارے میں محققین نے سیر حاصل بحث کرتے ہوئے بتایا ہے کہ رحمان بابا کا پورا نام عبدالرحمان تھا۔ وہ سڑبن پشتون (سڑبن پشتونوں کے جداعلیٰ قیس عبدالرشید کے تین بیٹوں میں سے ایک تھا) میں غوریا خیل کے مومند قبیلے سے تعلق رکھتے تھے، بہادر کلے (بہادر گاؤں) میں عبدالستار نامی آدمی کے گھر ۱۰۶۲-۶۳ھ میں پیدا ہوئے تھے، اور ۱۱۱۸ تا ۱۱۲۸ کی وسط میں وفات پائی۔ ہزار خوانی کے مشہور قبرستان میں دفن ہوئے۔

رحمان بابا کی شاعری اپنے مخصوص انداز اور جداا سلوب کی وجہ سے فکر و فن کا ایسا شاہکار ہے جو آج تک تنقید کے دائرے میں نہیں آسکا۔ بہت سے لوگ اسے رحمان بابا کی کرامت سمجھتے ہیں۔کیونکہ رحمان بابا ایک سچے، مخلص، حقیقی اور آفاقی شاعر تھے اور رحمان بابا نے خود بھی یہ محسوس کیا تھا کہ:

چې منکر پرې اعتراض کولے نهٔ شي
دا دې شعر دے رحمانه کهٔ اعجاز[1]

ترجمہ: جس پر منکر اعتراض نہیں کرسکتے۔رحمان! یہ آپکا شعر ہے یا اعجاز۔

رحمان بابا کی شاعری کے متعلق انگریزی ادب کے پروفیسر داور خان داؤد لکھتے ہیں کہ:

"وہ ایک شاعر، عالم، ادیب، مفکر اور دین و دنیا کے عالم تھے، سب سے زیادہ رحمان بابا ایک اجتماعی اور عوامی شاعر تھے۔ان کے کلام میں مرزا غالب اور حافظ شیرازی کی روانی اور جامعیت، بیدل کی طرح مضامین میں تنوع، سعدی کی پند

ونصیحت، خوشحال خان خٹک کی رنگینی اور اغراق، حمید بابا کی طرح فلسفہ اور کلام کی بندش، فردوسی کا رزم اور جامی کا بزم تھا."(۲)

رحمان بابا کا کلام انسانی معاشرے کی پوری زندگی کے ہر پہلو اور ہر موڑ کی ترجمانی کرتا ہے۔ انہوں نے روزمرہ زندگی کے ہر پہلو اور ہر موضوع پر نصیحت آمیز اشعار قلم بند کیے ہیں لیکن جن اشعار میں انہوں نے قرآن و حدیث کو شعر کی میٹھی زبان میں بیان کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہیں جس کے رحمان بابا بھی وثوق سے دعوی دار ہیں کہ:

دا چې زهٔ وَتا ته وايم کهٔ خدائې کا
پهٔ ايت اوَ پهٔ حديث کښې به څرګند وي(۳)

ترجمہ: میں یہ جو بھی کہتا ہوں یہ قرآن وحدیث میں عیاں ہیں۔

پشتون عوام رحمان بابا کے ایک ایک شعر کو اپنی زندگی کے رہنما اصول تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے بہت سے اشعار ضرب الامثال کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان کی مقبولیت کے متعلق قاضی عبد الحلیم اثر لکھتے ہیں کہ:

"حضرت عبد الرحمان بابا کے افکار و خیالات سے پورے پشتون عوام و خواص نے جس والہانہ عقیدت کا اظہار کیا ہے اور کر رہے ہیں اس کا اندازہ ماضی قریب کے ایک نامور روحانی پیشوا شیخ المشائخ حضرت عبد الغفور باباجی صاحب سوات قادری کے اس قول سے لگایا جا سکتا ہے، کہ اگر نماز میں قرآن مجید کی آیتوں کے علاوہ کسی دوسرے کلام پڑھنے کی اجازت ہوتی تو میں حضرت عبد الرحمان بابا کا منظوم کلام نماز میں پڑھا کرتا۔"(۴)

رحمان بابا کے کلام میں آفاقیت ہے۔ اسلام کا مشہور عقیدہ، عقائد کی کتابوں میں ایمان مفصل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جس کے ماننے کی بغیر کوئی مسلمان، مسلمان نہیں رہتا اور کافر، مسلمان نہیں ہوتا۔ ایمان کیا ہے؟ تو ڈاکٹر سعید اللہ قاضی اپنی کتاب "اسلام اور جدید دور کے تقاضے "ص ۱۰۲ میں لکھتے ہیں کہ عربی لغت میں لفظ عقد لفظ حل (کھولنا) کی ضد ہے، اس کا معنی باندھنا، کسنا اور کسی چیز کے ساتھ چمٹنا ہے۔ دوسرے معنوں میں اپنے دل میں کسی کام کے کرنے کے پکا ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے "يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ" سورہ المائدہ آیت: ۱

ترجمہ (اے مومنو! آپس میں طے شدہ معاہدوں کو پورا کر لیا کرو)

گویا کہ عقیدہ وہ ہے جس کے ساتھ انسان کا دل چمٹا رہے اور جس کو آسانی سے چھوڑنا ممکن نہ ہو۔ دوسرے معنوں میں کسی چیز پر قلب و ذہن کے اس غیر متزلزل یقین کا نام ہے جس کی موجودگی میں ظن، وہم اور شک ہونا محال ہو۔

ڈاکٹر سعید اللہ قاضی اسی کتاب میں ایمان کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"ایمان کا لفظ امن سے مشتق ہے جس کا معنی اطمئنان اور بے خوف ہونا ہے۔ اس سے لفظ امانت بھی مشتق ہے جس کا الٹ خیانت ہے، امین بھی اس کلمہ سے مشتق ہے اور امین کو امین اس لیے کہتے ہیں کہ وہ معاملے میں سچّا، صاف اور قابل اعتبار ہوتا ہے"۔

دین اسلام میں بنیادی طور پر تین عقائد کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، عقیدہ توحید یعنی کہ ہمارا پروردگار صرف اور صرف اللہ ہے جس نے اس کائنات اور اس میں جو بھی ہے سب کو پیدا کیا ہے، اس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں وہ واحد لاشریک ہے۔

دوسرا عقیدہ رسالت کا کہ حضرت محمد اللہ کا سچّا رسول ہے اور خاتم النبیین ہے۔ تیسرا عقیدہ یہ ہے کہ اس زندگی کے بعد ایک اور بھی زندگی ہے جو فانی نہیں ہے بلکہ دائمی ہے جس کو عالمِ آخرت کہا جاتا ہے جو کچھ انسان اس دنیا میں کرے گا اسے اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر جواب دینا پڑے گا۔

اس مقالہ میں رحمان بابا کی شاعری کی روشنی میں توحید پر بات کی جائے گی۔

جب کفار نے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کی صفت کے متعلق معلوم کیا تو اللہ نے یہ سورۃ نازل فرمائی کہ:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ. قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.اللَّهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ .وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ .

سورہ اخلاص

ترجمہ: (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمان و رحیم ہے. اے محمد کہہ دیجیے اللہ اکیلا تن تنہا ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر و برابر ہے)۔

اللہ نے یہود و نصاریٰ کے یہ دعوے مسترد کیے جس میں یہود عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا گردانتے تھے، نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا ٹھہراتے ہیں، یہود یہ بھی کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، اللہ جل شانہ نے یہ سب کچھ رد کیا اور واضح خبر دی کہ اس نے اپنے قدرت سے عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے

پیدا کیا جس طرح ابو البشر آدم علیہ السلام کو مٹّی سے پیدا کیا اور حوا ام البشر کو آدم کی پسلی سے پیدا کیا اور آدم کی اولاد کو مرد و عورت سے پیدا فرمایا۔

رحمان بابا بھی عقیدۂ توحید پر پورا ایمان رکھتے تھے شعر میں فرماتے ہیں:

شریک نۀ لري پۀ خپله بادشاهئ کښې
بې شریکه شهریار دے رب زما [۵]

ترجمہ: اپنی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں رکھتا کیونکہ وہ بے شریک شہریار ہے۔

ایک اور شعر ہے:

هسې نۀ چې واحدي ئې ده لۀ عجزه
پۀ واحد وجود بسیار دے رب زما [۶]

ترجمہ: ایسا نہیں کہ واحدی اسکی بہ سبب عاجزی ہے ایسا نہیں ہے کیونکہ میرا رب تو واحد ہو کے بھی بسیار ہے۔

مطلب یہ کہ نہ اللہ کا کوئی باپ، نہ بیٹا، نہ بیٹیاں ہیں بلکہ اس نے اپنی ذات سے اس بات کی شدید نفی کی ہے۔ نسب ولادت کا جاری رہنا صرف مخلوقی صفات ہیں، رحمان بابا عقیدہ توحید پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔

رحمان بابا رقمطراز ہیں کہ:

ګوره هسې کردګار دے رب زما
چې صاحب دَ کل اختیار دے رب زما [۷]

ترجمہ: دیکھو میرا رب کتنا بڑا کردگار ہے جس کے اختیار میں سب کچھ ہے۔ اللہ بے نیاز ہے اس کو کوئی زیان نہیں پہنچا سکتا۔

رحمان بابا فرماتے ہیں کہ:

نۀ ئې زیان نۀ ئې زوال نۀ ئې نقصان شته
دے بې زیانه بې زواله بې نقصان دے [۸]

ترجمہ: نہ زیان والا ہے نہ زوال والا ہے نہ نقصان والا۔ وہ بے زیان بے زوال اور بے نقصان والا ذات ہے۔

اسلام کے پانچ ارکان ہیں، سچّا مسلمان ہونے کے لیے ان پر ایمان لانا اور عمل کرنا ضروری ہے جن میں سے پہلے نمبر پر"لا اله الا الله محمد رسول الله" ہے یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کی علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔

لا اله الا الله کے معنی یہ ہیں کہ آسمان اور زمین میں کوئی برحق معبود سوائے اللہ کے نہیں، اس کے علاوہ ہر معبود باطل ہے۔ الٰہ کے معنی معبود کے ہیں، جو شخص اللہ کے علاوہ کسی اور کی پرستش کرتا ہے وہ کافر اور مشرک سمجھا جاتا ہے، اس سارے کارخانے کو اللہ نے اپنے حکم سے پیدا کیا ہے اور یہ ساری کائنات اور اس میں جو کچھ بھی ہے اللہ کے حکم پر قائم ودائم ہے۔

رحمان بابا اللہ کو سارے کائنات کا حاکمِ اعلیٰ مانتے ہیں، شعر ہے:

هر تعمير چې دَ دنيا اؤ دَ عقبٰی دے
دَ همه واړو معمار دے رب زما(۹)

ترجمہ: دنیا اور عقبیٰ کی ہر تعمیر کا معمار وہی ہے۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ:

دَ همه واړو ملكونو ښتن خدائې دے
كۀ دوزخ دے كۀ جنت دے كۀ اعراف(۱۰)

ترجمہ: تمام ملکوں کا مالک وہی ہے۔ چاہے دوزخ ہے جنت ہے یا اعراف۔

اسی طرح توحید کی قسموں میں سے توحید ربوبیت اور توحید الوہیت بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔

توحید ربوبیت:- اللہ کو اپنے کاموں میں ایک ماننے کو توحید ربوبیت کہتے ہیں، یعنی اللہ خالق ہے، رازق ہے، مالک ہے، زندگی اور موت دینے والا ہے، آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے۔

توحید الوہیت:- اللہ کو اپنی عبادت میں ایک ماننے کو توحید الوہیت کہتے ہیں، یعنی دعا، ذبح، فیصلہ، نماز، امید، خوف اور بھروسہ وغیرہ صرف اللہ کے لیے ہیں، اللہ قرآن میں فرماتے ہیں کہ "وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ" سورہ بقرہ آیت ۱۶۳

ترجمہ (اور تمہارا خدا ایک خدا ہے اور اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں، بے انتہا رحم وکرم کرنے والا، بار بار رحم کرنے والا ہے۔

رحمان بابا کے اس ضمن میں بہت سے اشعار ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں کہ:

نهٔ ئې مثل نهٔ مثال نهٔ ئې مکان شته
دے بې مثله بې مثاله بې مکان دے
نهٔ ئې څوک پهٔ سترګو وینی نهٔ لیده شي
اؤ بې چونه بې چګونه نمایان دے
کهٔ څوک وائي لیده نهٔ شي لیده نهٔ شي
اؤ کهٔ وائي وَ هر چا وَ ته عیان دے(۱۱)

ما سبوا لهٔ یاره هر چې دي رحمانه
واړه کفر دے پهٔ دین دَ عاشقانو(۱۲)

ترجمہ: نہ مثل نہ مثال اور نہ ہی مکان رکھتا ہے وہی بے مثل بے مثال ہے۔ نہ اسکو کوئی آنکھ سے دیکھ سکتی ہے نہ وہ دکھائی دیتا ہے اور پھر بھی عیان و نمایاں ہے۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ وہ دکھائی نہیں دیتا تو نہیں دکھتا اور اگر کہے تو ہر کسی کو عیان ہے۔ اے رحمان! یار کے علاوہ جو بھی ہے دین عاشقی میں کفر ہے۔

ایک اور جگہ شعر ہے:

بې لهٔ خدایه هر چې دي واړه فاني دي
کهٔ لذت دے کهٔ زینت پهٔ دا دنیا(۱۳)

ترجمہ: خدا کے علاوہ سب فانی ہیں چاہے لذت ہے زینت ہے اس دنیا کی۔

ایک اور شعر ہے:

چې څهٔ کاندي واړه خدائې دے نور څهٔ نشته
رحمان څهٔ دے څهٔ ئې واک څهٔ ئې ادراک(۱۴)

جو بھی ہو رہا ہے اللہ ہی کر رہا ہے۔ رحمان کیا ہے اسکا اختیار اور ادراک کیا ہے۔

صرف اللہ ہی عبادت کے لائق ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

رحمان بابا کا شعر ہے

هر چې دي سېوا لهٔ خدايه
واړه وګڼه نابود(۱۵)

ترجمہ: اللہ کے سواسب نابود ہیں۔

جو توحید پر ایمان لایا وہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہوا کیونکہ شرک سے انسانی ذہن، دل اور فکر و عمل میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ جس نے توحید سے انحراف کیا تو وہ مادہ پرستی، بت پرستی، آتش پرستی، شمس پرستی، کواکب پرستی اور دنیا پرستی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ توحید ہی ہے جس کی بنا پر انسان صرف اپنے آقا کو سجدہ ریز ہوتا ہے تاکہ دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل کرے.

" اللہ کے دین میں داخلہ لینے کے لیے ایمان لانا بہت ضروری ہے، ایمان کے بغیر کوئی شخص اس پورے کارگاہِ حیات کے خاکِ پا کو بھی نہیں پاسکتا، جب تک کہ وہ ایمان کی دولت سے بہرہ ور نہیں ہو جاتا.... یقین کو دین کی اصطلاح میں ایمان کہتے ہیں. "[۱۶]

اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اگر انسان دنیاوی نظام اور انتظام پر غور کرے تو انسان کو قدم بہ قدم اللہ کی وحدانیت کی نشانیاں نظر آئیں گی، زمین کو دیکھو جس سے قسم قسم کی اَشیا نکلتی ہیں، بارش پر غور کیا جائے جو اللہ کے حکم پر بادلوں سے نازل ہو کر زمین کا سینہ چیرتی ہے تاکہ ان سے مخلوق کے فائدے کی لیے اَنواع و اَقسام کی نعمتیں حاصل ہوں. اللہ پاک قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

وَأَنزَلْنَا مِنَ ٱلْمُعْصِرَٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا. لِّنُخْرِجَ بِهِۦ حَبًّا وَنَبَاتًا"　سورہ النبا ۱۵، ۱۴

ترجمہ (اور ہم نے پانی بھری بدلیوں سے اتاری موسلا دھار بارش، تاکہ ہم اس سے اناج اور سبزی نکالیں)

ایک اور جگہ ارشاد ہے ۔ "اَخرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰهَا" سورہ النازعات ۳۱ ترجمہ (اس نے زمین سے پانی اور چارہ نکالا)

ایک اور ارشاد ہے. " اَنَّا صَبَبۡنَا الۡمَآءَ صَبًّا ۙ، ثُمَّ شَقَقۡنَا الۡاَرۡضَ شَقًّا ۙ ، فَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا حَبًّا ۙ، وَّ عِنَبًا وَّقَضۡبًا ۙ، وَّزَيۡتُوۡنًا وَّنَخۡلًا ۙ، وَحَدَآٮِٕقَ غُلۡبًا ۙ، وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ ، مَّتَاعًا لَّـكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ" سورہ عبس ۲۵ تا ۳۲

ترجمہ (ہم نے اوپر سے گرتا ہوا پانی ڈالا، پھر زمین کو پھاڑ کر چیرا، پھر ہم نے اس میں اگایا غلہ، اور انگور، اور ترکاری، اور زیتون، اور کھجور اور باغات گھنے، اور میوہ، اور چارہ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کی لیے)

رحمان بابا بھی اللہ کی کائنات پر غور کرتے ہیں اپنے مشاہدہ اور تجربہ سے اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ:

څوک یؤ څاڅکے پریستے شي لۀ آسمانه
نازل کړے دۀ پۀ مونږ باندې باران دے[۱۷]

ترجمہ: کوئی بھی آسمان سے ایک قطرہ نہیں برسا سکتا اس ذات نے ہم پر بارش نازل کی ہے۔

اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ صرف اللہ پاک ساری مخلوق کا روزی رساں ہے خواہ وہ برّ میں ہو یا بحر میں ہو اللہ نے سب سے رزق کا وعدہ کیا ہے۔ ارشاد ہے کہ:

"وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِي الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزۡقُهَا وَ يَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّهَا وَمُسۡتَوۡدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ سورہ ھود آیت ٦

ترجمہ (اور کوئی جاندار زمین پر ایسا نہیں کہ اللہ کے ذمہ اس کا رزق نہ ہو اور وہ ہر ایک کے زیادہ رہنے کی جگہ اور کم رہنے کی جگہ کو جانتا ہے، ہر چیز کتاب میں درج ہے)۔

رحمان بابا لکھتے ہیں کہ:

څوک شي رزق هر مخلوق ته رسولے
دے دَ هر یوه مخلوق روزي رسان دے[۱۸]

ترجمہ: کون ہر مخلوق تک رزق پہنچا سکتا ہے سوا اللہ کے جو روزی رسان ہے۔

اسی طرح رحمان بابا کا شعر ہے:

چې هژده هزار قومونه ئې پېدا کړل
مربّي مې دے هغۀ پروردګار[۱۹]

ترجمہ: جس نے ہزار اقوام پیدا کیں میرا مربی وہی پروردگار ہے۔

اسی طرح سورج کو دیکھو روزانہ اپنے مدار میں وقت پر طلوع اور وقت پر غروب ہوتا ہے کسی کی مجال ہے کہ اس کی راہ اور منزل میں رکاوٹ ڈالے، جو کہ اللہ پاک کی وحدانیت کا مظہر ہے۔ اگر اللہ کے سوا کوئی اور ہوتا تو ضرور اس نظام میں خلل آجاتا۔ ارشاد باری ہے:

"فَاِنَّ اللّٰهَ يَاۡتِىۡ بِالشَّمۡسِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىۡ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ " سورہ بقرہ آیت ۲۵۸

ترجمہ (اچھا اللہ تو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال کر دکھا اس پر وہ جو کافر تھا دنگ رہ گیا اور اللہ ظالم لوگوں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتا۔

رحمان بابا اللہ کی اس عظیم نعمت کو اپنے کلام میں ایسے پیش کرتے ہیں.

څوک افتاب شي پۀ اسمان راخېژولے
دۀ افتاب راخېژولے پۀ اسمان دے
څوک دَ نمر پۀ مخ حجاب شي غوړولے
دۀ پټ کړے نمرپۀ ابر کښې پنهان دے
څوک پۀ شپۀ کښې شي مهتاب پېدا کولے
دۀ پۀ شپۀ کښې پېدا کړے ماه تابان دے[۲۰]

ترجمہ: کون آسمان پر آفتاب نکال سکتا ہے اسی نے آسمان پر آفتاب چڑھایا ہے۔ کون سورج کے رخ کو حجاب سے ڈھانپ سکتا ہے اسی نے سورج کو ابر سے ڈھانپا ہے۔ کون رات کو مہتاب پیدا کر سکتا ہے اسی نے ہی رات میں ماہ تاباں پیدا کیا ہے۔

انسانی عقل آسمان پر قدم رکھنے سے لاچار ہے۔ لیکن اللہ پاک نے اپنی قدرت سے عیسیٰ کو آسمان میں عین اس وقت پہنچا دیا جب انہیں پھانسی دی جا رہی تھی:

"وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۰ بَل رَّفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ " سورہ النساء آیت ۱۵۸،۱۵۷

ترجمہ (اور یقینی بات ہے کہ انہوں نے آپ کو مار نہیں ڈالا، بلکہ آپ کو اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا)۔

رحمان بابا نے اس عظیم واقعے کو شعر میں اس طرح سمویا ہے کہ:

څوک لۀ زمکې وَ اسمان ته شي ختلے
دۀ عیسٰی لره ورکړے دا مکان دے[۲۱]

ترجمہ: کون زمیں سے آسمان تک جا سکتا ہے اسی نے ہی عیسی علیہ سلام کو یہی مکان دیا ہے۔

اللہ پاک وہ ذات ہے جس کے لیے کوئی مشکل نہیں، ہر ناممکن اسکے لیے ممکن ہے۔ وہ مخلوقات میں روح ڈالنے والا ہے۔ اس لئے سارے زمین و آسمان، درخت و گیاہ، سمندروں میں مختلف مخلوقات اور انسان و حیوان اس کی تسبیح میں مشغول ہیں، ارشاد خداوندی ہے:

"تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا "سورہ اسرائیل ایت ۴۴

ترجمہ (اس کی پاکی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی اس میں موجود ہے اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو حمد کے ساتھ اسکی پاکی نہ بیان کرتی ہو، البتہ تم ہی ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے، بیشک وہ بڑا حلم والا ہے بڑا مغفرت والا ہے)۔

رحمان بابا یہ مضمون شعر میں بیان کرتے ہیں کہ:

همه واړه پهٔ تسبيح دَ دهٔ مشغول دي
کهٔ ملک دے کهٔ پېرے دے کهٔ انسان[۲۲]

ترجمہ: سب اسی کی تسبیح میں مصروف ہیں مَلک ہے جن ہے یا انسان۔

ایک اور شعر میں انسان کو مخاطب کرتے ہیں کہ:

حېوانات هم پهٔ تسبيح دَ خدائې مشغول دي
تهٔ انسان يې لهٔ حېوانه بتر مهٔ شه[۲۳]

ترجمہ: حیوانات بھی اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں تم تو پھر بھی انسان ہو، حیوان سے بدتر مت بن۔

اللہ پاک نے انسان کو عدم سے وجود بخشا اور پھر اپنی نعمتوں کے ذریعہ انسانوں کی پرورش کی، وہی اللہ سارے جہانوں کا رب ہے، وہی ہر چیز پر قادر اور خبر دار ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ" سورہ البقرہ ایت ۲۰ ترجمہ (بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے)

سورہ بقرہ میں فرماتے ہیں "وَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا. ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ" ایت ۲۹

ترجمہ (وہ وہی خدا ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کا سب، پھر اس نے آسمان کی طرف توجہ کی اور انہیں سات آسمان درست کر کے بنا دیے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے)۔

رحمان بابا کے کلام میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور وحدانیت کے بارے میں جگہ جگہ اقرار کیا گیا ہے، فرماتے ہیں:

ګوره هسې کردګار دے رب زما
چې صاحب دَ کل اختيار دے رب زما
نهٔ ئې هيڅ حاجت پهٔ چا باندې موقوف دے
نهٔ دَ هيچا منت بار دے رب زما

لهٔ نېستۍ ئې دَ هستۍ صورت پېدا کړو
هسې رنګ پروردګار دے رب زما
هم صانع دے دَ جمله ؤ مصنوعاتو
هم سامع دَ هر ګفتار دے رب زما
هر تعمير چې دَ دنيا وَ دَ عقبا دے
دَ همه واړو معمار دے رب زما(۲۴)

ترجمہ: دیکھ ایساہی کردگار ہے میرا رب جو ہر چیز کا اختیار مند ہے۔ نہ کسی کا محتاج ہے اور نہ منت بار۔ نیستی سے ہستی کی صورت پیدا کرلی ہے ایسا ہے میرا پروردگار۔ تمام مصنوعات کا صانع بھی ہے اور سامع بھی۔ دنیا اور عقبی کے ہر تعمیر کا معمار ہے۔

اللہ دلوں کے چھپے ہوئے راز جانتا ہے وہ ہر چیز کا مالک اور خالق ہے، ارشاد ہے کہ "يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّه عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ "سورہ ھود آیت ۵ ترجمہ (اللہ ان کی اعلانیہ اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے، وہ سینوں کی باتوں سے یقیناً واقف ہے)

سورہ عمران میں ہے" اِنَّ اللهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِيْ الْاَرْضِ وَلَا فِيْ السَّمَآءِ "آیت ۵ ترجمہ (زمین وآسمان کی کوئی چیز اللہ سے یقیناً پوشیدہ نہیں ہے)

رحمان بابا اللہ پاک کے یہ عظیم اوصاف شعر میں بیان کرتے ہیں:

کهٔ ظاهر دي کهٔ باطن دي کهٔ مابين دي
لهٔ همه ؤ خبردار دے رب زما
کهٔ پېدا کهٔ پوشيده دي کهٔ اوسط دي
پهٔ همه ؤ وقوف دار دے رب زما (۲۵)

ترجمہ: ظاہر ہے جو باطن ہے یا مابین میں تمام سے باخبر ہے۔ جو پیدا ہیں پوشیدہ ہیں یا اوسط ان سب پر وقوف دار ہے میرا رب۔

ہم نے رحمان بابا کی شاعری کا جائزہ قرآنی آیات کی روشنی میں لیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پشتو زبان وادب کے سب سے زیادہ مقبول صوفی شاعر رحمان بابا کی شاعری میں توحید کے ہر پہلو سے متعلق اشعار موجود ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان کے کلام کو اسی تناظر میں پڑھیں اور سمجھیں اور انکے افکار کو عام کیا جائے۔

دا چې زهٔ وَ تا ته وايم کهٔ خدائې کا
پهٔ آيت وَ پهٔ حديث کښې به ښرګند وي

ترجمہ: یہ جو میں کہہ رہا ہوں یہی سب قرآن وحدیث میں صراحتاً موجود ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International Licence.

حواشی وحوالہ جات:

(1) Rasa, Said Rasool, da Abdur Rahman Baba Dewan, University book Agency, Khyber Bazar Peshawar,1986,P54

(2) Abdus Samad, Mir, Rahman Baba Shair e ensaniat, Muqadama: Qazi Abdul Halim Asar,Maktaba Shaheen, Khyber Bazar Peshawar,Nov 1974,P6

(3) Rasa, Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan, P243

(4) Islam Gauhar,Prof.Dr.,Idrakaat,Noorul llah katozai printers,GT Road,Peshawar,August 2013,P13

(5) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P2

(6) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P3

(7) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P2

(8) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P103

(9) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P2

(10) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P61

(11) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P104

(12) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P202

(13) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P7

(14) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P174

(15) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P30

(16) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P101

(17) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P102

(18) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P103

(19) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P35

(20) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P102

(21) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P103

(22) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P103

(23) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P109

(24) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P2

(25) Rasa,Said Rasool,da Abdur Rahman Baba Dewan,P2